

پھلوں کا بادشاہ زندہ باد

قدیم زمانے سے آموں کو خوشحالی اور شروت کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ پھلوں کے بادشاہ کے طور پر بیچان رکھنے والا یہ پھل بادشاہوں کا پھل بھی کہلا یا جاتا تھا اور کئی مغل بادشاہوں کا پسندیدہ پھل تھا۔ یہ پاکستان کا قومی پھل ہے اور یہاں اسے ہزاروں برس سے اگایا جا رہا ہے۔ اس کی دوسو سے زائد اقسام بیں۔

اس کی سالانہ پیداوار سترہ لاکھ میٹر کٹ ٹن ہے اور یہ پاکستان میں پیدا ہونے والے پھلوں میں دوسرا بڑا پھل ہے۔ دنیا بھر میں تازہ آموں کی پیداوار میں پاکستان کا چوتھا نمبر ہے۔ یہاں اس کی سالانہ پیداوار 1673900 میٹر کٹ ٹن ہے۔ پنجاب اور سندھ اس کی پیداوار کے دو بڑے مرکز ہیں جہاں اس کی کل پیداوار بالترتیب 65 اور 35 فیصد کے تناسب سے ہوتی ہے۔ ان تمام حقائق کے باوجود پاکستانی آموں سے خاطر خواہ مالی فوائد حاصل نہیں ہو پا رہے۔

آموں کی پیداوار اور اس سے متعلق صنعتوں کو ترقی دینے سے پنجاب اور سندھ کی معیشتیوں پر یقیناً بہت ثابت اثرات مرتب ہوں گے۔ پاکستانی آموں کی صنعت کو ترقی دینے سے ملازمتوں کے موقع پیدا ہوں گے، آمدنی بڑھے گی، اس سے متعلقہ کاروباروں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے گا اور خواتین کے لئے ملازمتوں کے موقع میں اضافہ ہو سکے گا۔ بہترین آم پیدا کرنے اور اس سے سیلی اشیاء تیار کرنے اور مہیا کرنے والوں کے لئے اندر وون ملک اور بیرون ملک و سینئ منڈیاں موجود ہیں۔ تاہم عالمی منڈی میں سخت مسابقت کی فضائے موجود ہے۔ پاکستان کو اپنا مقام پانے کے لئے آموں کی پیداوار کے سارے عمل اور فصل کرنے سے پہلے کی احتیاطی تداہیر اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی پیمنگ اور ترسیل میں بھی نمایاں بہتری لانا ہوگی۔ اس کے علاوہ پاکستانی آموں کے بارے میں پائے جانے والے ناشر کا بھی مستلزم ہے۔ اس وقت پاکستانی آموں کو گھٹیا اور غیر معیاری تصور کیا جاتا ہے۔ اپنے آموں کے اعلیٰ معیار اور ان کا اچھی قیمت کا حامل ہونے کو تسلیم کرنے کے لئے پاکستانی باعثانوں کو بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت کو محسوس کرنا ہو گا۔

حال ہی میں پاکستان اور امریکہ نے ایگریکچرل مارکیٹ ڈیولپمنٹ کے لئے اشتراک کار کیا ہے جس کے تحت امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی اکیس ملین ڈالر یعنی دوارب دس کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اس سرمایہ کاری سے آئندہ چار برسوں میں پاکستان میں پیدا ہونے والے گوشت، سبز یوں، ترشادہ پھلوں اور آموں کی اندر وون ملک اور بیرون ملک ترسیل میں اضافہ کر کے ایک سو چالیس ملین ڈالر یعنی چودہ ارب روپے حاصل کئے جا سکیں گے۔ اس کوشش میں بھی شعبے کو شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لئے عطیات، تربیت اور تکنیکی معاونت فراہم کی جائے گی۔

پاکستانی آموں کو لگنے والی بیماریوں کی روک تھام پر بھر پور تو جدینے کی ضرورت ہے۔ Stem-end rot اور Anthracnose اور آم کی فصل کے پکنے کے بعد سے لگنے والی پھپوندی والی بیماریاں ہیں۔ آموں کو ان بیماریوں سے بچانے کے لئے 52 سینٹی گریڈ تک کے گرم پانی میں تین سے پانچ منٹ تک رکھنا اور پھپوندی کو ختم کرنے والی دوائی استعمال کرنا بہت موثر ہوتا ہے۔ پھل کو سخت مندر کھنے کے لئے اسے گرم پانی سے نکالنے کے فوراً بعد ٹھنڈا کرنے اور ترسیل اور تقسیم کے دوران اسے بارہ تیرہ سینٹی گریڈ تک کے درجہ حرارت میں رکھنا بھی ضروری ہے۔

آموں کو ہبھر بنا نے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ پاکستان کو خشک آموں کی بڑھتی ہوئی عالمی مانگ کو پورا کرنے میں بھی اپنا حصہ ڈالنا ہو گا۔ پاکستان میں تازہ آم اس قدر بھاری مقدار میں منڈیوں میں موجود ہوتا ہے کہ یخرباب ہونے لگتا ہے لیکن خشک آموں کی اندر وون ملک کچھ خاص کھپت نہیں ہے۔ منڈی کے رجحانات اور ایسے ممکنہ خریداروں کے بارے میں بھی آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے جو آموں کو خشک کرنے کی مشینری نصب کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

درactual آموں کو چھوٹے یا بڑے پیمانے پر خشک کرنے کی ٹیکنالوجی کے حصول پر کچھ زیادہ سرمایکاری کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہر سال آم کی فصل پکنے سے پہلے اور بعد میں ہونے والے نقصانات ایک معقول میں گھٹایا قسم کے تازہ آم بہت کم قیمت پر فروخت کر دیتے جاتے ہیں اور کاشت کاروں کو ہونے والا منافع نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ ان آموں کو خشک کر کے ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکتا ہے۔ انہیں ڈبہ بند کر کے، خشک کر کے اور ان کا رس کمال کر محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقے سے یہ ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ قبل استعمال رہ سکتے ہیں۔ پاکستان عالمی سطح پر خشک آموں کی عدم ستیابی اور آموں سے تیار ہونے والی اشیاء کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر اس موقع سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

آموں کی صنعت کی ترقی اور پھیلاو چھوٹے کاشت کاروں، باغبانوں اور ذیلی اشیاء تیار کرنے والے سب لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ پھلوں کا بادشاہ خوشحالی کی علامت سے کہیں بڑھ کر ہے۔ یہ اقتصادی موقع اور امکانات سے بھری ہوئی ایک نئی دنیا کا دروازہ ہے۔
